مولانا محمد عاشق الٰہی مہاجر مدنی

نئے مجتہدین کے لئے لمحہ فکریہ

آج کل نئے نئے مجتہدین پیدا ہو رہے ہیں۔ جھوٹ کو سوال کرو تو سچ مچ جواب دینے کو تیار رہتے ہیں اگر کسی ماہر مفتی سے کوئی شخص سوال کرے تو وہ ابھی سوچ ہی رہا ہے کہ کیا جواب دوں، لیکن پاس کے بیٹھنے والے جلدی سے نمٹا دیتے ہیں۔ یہ بہت سخت معاملہ ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "تم میں جو شخص فتویٰ دینے میں زیادہ جری ہوگا ایسا شخص دوزخ میں جانے میں سب سے زیادہ جرات کرنے والا اور دلیر ہوگا۔" (سنن دارمی ص ۵۳، ج۔ اول)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا یہ حال تھا کہ جب کوئی سوال کرتا تو جواب دینے سے ہر شخص بچنے کی کوشش کرتا تھا۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے بیان کیا کہ میں نے اس مسجد میں انصار میں سے ایسے ایک سو بیس انصار کو پایا ہے کہ جب کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تو ہر ایک کی یہ خواہش ہوتی تھی کہ کوئی اس کا دوسرا بھائی بتا دے۔ حضرت عامر شعبی نے کسی نے حضرات فقہاء کا طریقہ معلوم کیا تو فرمایا کہ ہم سے پہلے حضرات کا یہ طریقہ تھا کہ جب کسی کے پاس سوال آتا تھا تو جو حضرات موجود ہوتے تھے وہ بتانے سے بچتے تھے یہاں تک کہ گھوم پھر کر سائل اسی شخص کے پاس واپس آجاتا تھا جس سے پہلے دریافت کیا تھا۔ (سنن دارمی ص ۴۹، ۵۰ جلد اول)

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا انہوں نے جواب دے دیا لیکن چونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سنا تھا اس لئے فرمایا ان کان صوابا فمن اللہ وان کان خطا فمنی ومن الشیطان۔

اب صورت حال یہ بن گئی ہے کہ جس سے پوچھا بھی نہ جائے وہ آگے بڑھ بڑھ کر بتانے کو موجود ہے۔ اور جس کسی نے ایسے مدارس میں تھوڑی سی عربی پڑھ لی، جن میں فقیہ و تفقہ کا ذرا بھی اہتمام نہیں وہ دنیاوی حالات سے متاثر ہو کر فتوی دینے اور تحلیل محرمات کے لئے تیار ہے۔ جن کی داڑھیاں کٹی ہوئی ہیں، ٹخنوں سے نیچے پائجامے ہیں۔ قرآن شریف کا ایک صفحہ صحیح یاد نہیں۔ اور بخاری و مسلم کا کوئی ایک باب بھی نہیں پڑھا اور قران مجید سے اتنا بھی لگاؤ نہیں کہ ایک پارہ تلاوت کر لیتے ہوں۔ ان کا ذوق اجتہاد بہت آگے بڑھ گیا ہے۔ اجتہاد نے انہیں اباحیت تک پہنچا دیا ہے اب مجتہدین کا کام یہ رہ گیا ہے کہ مسلمانوں کے لئے حرام چیزوں کو حلال کیا کریں۔

پہلے تو یہ تحلیل کا کام مصر کے لوگ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے تصویر کشی کو تو پہلے ہی جائز کر رکھا تھا

اب یہ دلیل لا کر کہ اہل عرب حدیث العہد بالایمان تھے اس لئے تصویر و تمثال سے منع کر دیا گیا تھا اب شرک میں مبتلا ہونے کا احتمال نہیں رہا لہذا تصویر بھی جائز اور تمثال بھی جائز اور مزید بات یہ ہے کہ داڑھی مونڈ نے کو جائز تو کہتے ہی تھے۔ اب واجب کہنے لگے اور دلیل میں خالفوا الیہود کو پیش کرتے ہیں۔ بینک کا سود وہ لوگ حلال کر چکے ہیں، اور وہاں کے ایک مفتی نے تو غضب ہی کر دیا، جب قاہرہ کانفرنس ہوئی تو کہہ دیا کہ جو چاہو پاس کر لو میری گردن پر ہے۔ اور ایک مجتہد کو جو جوش میں آیا تو اس نے کہہ دیا کہ سب تجاویز جو یہود و نصاریٰ نے پیش کی ہیں۔ (اور سراسر غیر شرعی ہیں) یہ ہمارا دنیاوی معاملہ ہے، جس میں ہم آزاد ہیں۔ اور اس نے تابیر نخل کے واقعہ کو دلیل میں پیش کر دیا۔

دلیلوں کی کمی نہیں یارو
ایک ڈھونڈ و پچاس ملتی ہیں

دور حاضر میں مجتہدین کا کام یہ رہ گیا ہے کہ ملوک و وزراء اور تاجروں و دنیا داروں کو جس بات کی ضرورت ہو اسے حلال کر دیا کریں۔ کسی کے حلال قرار دینے سے حرام کام حلال نہیں ہو جاتا۔ البتہ جن کے سامنے مجتہدین کی بیان بازی اور دلیل بازی آجاتی ہے۔ قرآن مجید میں تو ایاماً معدودات فرمایا گیا ہے اور ایام جمع قلت کے اوزان میں سے ہے لہذا تین سے لے کر نو تک روزے ہونے چاہیں (دیکھو کیسی دلیل لائے ہیں) موصوف نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ روزے ہمیشہ دسمبر میں ہونے چاہئیں۔ یہ رمضان کی قید مولویوں نے لگا رکھی ہے اور ایک منکر حدیث نے تو غضب ہی کر دیا۔ اس نے لکھ دیا کہ قرآن کی رو سے فرض نمازیں تین ہیں۔ یہ پانچ نمازیں مولویوں نے نکالی ہیں۔ (دیکھ لیا آپ نے، سلف کو چھوڑ کر اجتہاد کہاں پہنچا رہا ہے)

روس نے جو چند ریاستوں کو آزاد کیا ہے۔ ان میں سے ایک رئیس کا نام سلمانی ہے اس کے گھر میں روسی عورت ہے۔ جب کسی نے کہا کہ کسی ملحد عورت سے کسی مسلمان کا نکاح درست نہیں ہے تو ایک صاحب علم نے دلیل سمجھا دی اور کہا کہ حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی بیویاں کافرہ تھیں۔

جب ٹیلی ویژن چلا تھا تو علماء نے اس کی مخالفت کی تھی جو محققین اور خدا ترس اہل علم ہیں اب تک اس کے استعمال کو حرام ہی قرار دے رہے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو عوام سے دبنے اور عوام کے مطابق فتویٰ دینے کا مرض ہے ان میں سے بعض لوگوں نے کہہ دیا کہ یہ تصویر میں نہیں آتا آئینہ کی طرح سے ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا آئینہ میں نامحرم عورتوں کو اور ننگی عورتوں کو اور بے حیائی کی فلموں کو اور فواحش و منکرات کے ڈراموں کو دیکھنا جائز ہے۔ یہ تو کہہ دیا کہ یہ تصویر میں نہیں آتا اور عوام کے گھروں میں لانے اور لگوانے کا سبب بن گئے۔ اور ان فلموں اور ڈراموں اور ناچ رنگ کے عامل و افعال پر پابندی لگوانے کے

لئے کچھ نہیں کیا۔ نہ ہر جائز بات بتانے کی ہوتی ہے نہ ہر جائز کام کرنے کا ہوتا ہے، اب جو نئے مفتی آئے ہیں انہوں نے فرمادیا کہ ٹیلی ویژن آج کل ضروریات انسان میں داخل ہو چکا ہے گویا کہ اگر اس میں کوئی پہلو عدم جواز کا تھا بھی تو الضرورات تبیح المحذورات کے پیش نظر وہ بھی کالمعدم ہو گیا۔ کیا یہ بھی کوئی شرعی دلیل ہے کہ انسان معصیت کا اس حد تک خوگر بن جائے کہ اسے چھوڑے تو اضطراری کیفیت پیدا ہو جائے۔ اور پھر اس معصیت کو حلال کر لے۔ ٹی وی کو کسی نے آئینہ بنا دیا اور کسی نے ضرورت میں داخل کر دیا اور اس بے شرمی پر کوئی نکیر نہیں کہ ماں باپ بہن بھائی، سب ساتھ بیٹھ کر بے حیائی سے بھری ہوئی فلمیں دیکھتے ہیں۔ فتویٰ دینے کے لئے بڑی ہوش گوش اور مخاطبین کا مزاج دیکھنے اور جاننے کی ضرورت ہے۔ کھلاڑی جو کھیل کھیلتے ہیں ان میں سے بعض کھیلوں کا یونیفارم آیا ہے جس میں گھٹنے اور آدھی رانیں کھلی رہتی ہیں۔ نئے مفتیوں کے سامنے یہ بات آئی تو اس کو بھی جائز کر لیا۔ یہ لوگ دلیلیں بھی نئی نئی لار ہے ہیں۔ تاویلات کا باب کھلا ہوا ہے، بخاری اور شامی کا ایک صفحہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔ مگر کٹ حجتی کے لئے تیار ہیں۔ حضرات اکابر نے جو یہ فرمایا تھا کہ مطلق مجتہد ہونے کا سلسلہ ختم ہے اور یہ کہ تلفیق بین المذاہب ناجائز ہے، آخر اس کی کچھ وجہ ہی تھی۔ بات یہ ہے کہ وہ لوگ اسی قسم کے مجتہدین نکلے ہیں اول تو ان کا مبلغ علم کیا ہے۔ دوسرے اس اجتہاد کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کبھی بینک کا سود حلال کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کا نام نفع رکھ لو، کبھی بیمہ کو حلال کر رہے ہیں۔

یہ منہیات اور محرمات کو حلال کرنے والے جو دلائل پیش کر رہے ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل الدین یسر بھی ہے اور بعض لوگ ما جعل اللہ علیکم فی الدین من حرج پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ دین کے آسان ہونے اور دین میں تنگی نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کسی عمل کے کرنے میں کچھ بھی تکلیف نہ ہو اور ساری چیزیں حلال ہوں اور جو جی چاہے کر لیا کرے اگر ایسا--- ہوتا تو نہ فجر کی نماز فرض ہوتی جس میں اٹھنا دشوار ہوتا ہے۔ نہ عصر کی نماز فرض ہوتی جو کاروبار کا وقت ہوتا ہے اور نہ حرام و حلال کی تفصیلات ہوتیں بلکہ احکام ہی نازل نہ کئے جاتے۔ آسان ہونے کا یہ مطلب ہے کہ کوئی اس پر عمل کرنا چاہے تو وہ کر سکتا ہے۔ جسے لایکلف اللہ نفسا الاوسعہا میں بیان فرمایا ہے۔

آج کل ایسے مجتہدین نکل آئے ہیں جو سود، قمار، حرام گوشت کھانے اور صریح گناہوں کے ارتکاب کو جائز کہہ رہے ہیں اور دلیل یہ----- دیتے ہیں کہ دین آسان ہے۔ اس میں تنگی نہیں ہے۔ یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن ہیں۔

عوام کو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ مجتہدین ان کے ہمدرد نہیں ہیں ان کی آخرت تباہ کرنے کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ